

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچنے کا حکم

روزمرہ کے تقریباً ۸۰ فیصد پریکٹیکل مسائل میں امت مسلمہ متفق ہے، کیونکہ شریعت اسلامیہ کا واضح حکم موجود ہے۔ البتہ چند اسباب کی وجہ سے روزمرہ کے تقریباً ۲۰ فیصد پریکٹیکل مسائل میں زمانہ قدیم سے اختلاف چلا آرہا ہے اور ان میں سے بعض اسباب یہ ہیں:

☆ **نص فہمی میں اختلاف:** (یعنی قرآن وحدیث کی عبارت سمجھنے میں اختلاف ہو جائے) مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **أَوْ لِمَسْتُمْ النَّسَاءَ (سورہ النساء ۴۳)**۔ علماء کی ایک جماعت نے اس آیت سے نواقض وضومراد لیا ہے کہ عورت کو چھوتے ہی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جبکہ دیگر مفسرین وفقہاء مثلاً امام ابوحنیفہؒ نے اس آیت سے نواقض غسل مراد لیا ہے کہ صحبت کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے، عورت کو صرف چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ غرضیکہ نص فہمی میں اختلاف ہوا جس کی وجہ سے بعض مسائل میں اختلاف ہو گیا۔

☆ **ناسخ ومنسوخ کو طے کرنے میں اختلاف:** (یعنی حضور اکرم ﷺ کا آخری عمل کونسا ہے؟) مثلاً نبی اکرم ﷺ سے رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کا کرنا اور نہ کرنا دونوں احادیث سے ثابت ہے، البتہ نبی اکرم ﷺ کا آخری عمل کیا ہے، اس سلسلہ میں اختلاف ہے۔

☆ **جدید استنباطی مسائل:** نئے نئے مسائل میں اختلاف کا ہونا بدیہی ہے، کیونکہ ہر مجتہد وفقیہ کو اختیار ہے کہ وہ نئے مسائل کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں تلاش کرے۔ مثال کے طور پر اپنے جسم کے کسی عضو (مثلاً کڈنی) کو ہبہ کرنے کا مسئلہ۔

☆ **کسی معین حدیث یا کسی خاص موضوع سے متعلق احادیث کو قابل قبول ماننے میں اختلاف ہو جائے** (مثلاً موضوع بحث مسئلہ)۔

انہی ۲۰ فیصد مختلف فیہ مسائل میں قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچنے کا مسئلہ بھی ہے۔ اس مسئلہ میں زمانہ قدیم سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ علماء وفقہاء کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا، ان علماء وفقہاء میں سے حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ بھی ہیں، جبکہ دوسری جماعت کی رائے ہے کہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، ان علماء وفقہاء میں سے حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام احمد ابن حنبلؒ نیز حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ کے متعدد شاگرد بھی ہیں۔

علامہ قرطبیؒ نے اپنی کتاب **تذکرۃ فی احوال الموتی** میں تحریر کیا ہے کہ اس باب میں اصل صدقہ ہے جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے تو جس طرح سے صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، قرآن کریم پڑھنے، دعا اور استغفار کا ثواب بھی میت کو پہنچے گا کیونکہ یہ بھی صدقات ہی ہیں، اور جن حضرات نے امام شافعیؒ کے متعلق گمان کیا ہے کہ وہ میت پر قرآن کریم پڑھنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں، وہ غلط ہے۔ کیونکہ صرف اختلاف اس میں ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں۔ امام شافعیؒ اور دیگر جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچے گا اگر پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے پہنچنے کی دعا کرتا ہے۔ اور جن حضرات نے کہا ہے کہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب نہیں پہنچتا، تو یہ اس وقت ہے جب کہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے پہنچنے کی دعا نہ کرے۔ **(تذکرۃ فی احوال الموتی للقرطبی)** غرضیکہ علامہ قرطبیؒ کی تحقیق کے مطابق اکثر علماء کی رائے میں قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

اس موضوع سے متعلق چند احادیث شریفہ :

☆ حضرت عائشہؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابو رافعؓ، حضرت ابو طلحہؓ، انصاری اور حضرت حذیفہؓ کی متفقہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مینڈھے قربان کئے۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسرا امت کی طرف سے۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی، مستدرک اور ابن ابی شیبہ)۔ امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ قربانی کا ثواب دوسروں حتیٰ کہ زندوں کو بھی پہنچتا ہے۔

☆ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ کرنے کے لئے کہتیں۔ اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کے لئے اجر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی)۔ امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ صدقہ کا ثواب میت حتیٰ کہ زندوں کو بھی پہنچتا ہے۔

☆ حضرت سعد بن عبادہ نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (مسند احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ)۔ اسی مضمون کی متعدد دوسری روایات حضرت عائشہؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بخاری، مسلم، مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہ میں موجود ہیں، جن میں رسول اللہ ﷺ نے میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے اور اسے میت کے لئے نافع بتایا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت ہے کہ ان کے دادا عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں سواونٹ ذبح کرنے کی نذرمانی تھی۔ ان کے چچا ہشام بن العاص نے اپنے حصہ کے پچاس اونٹ ذبح کر دئے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں کیا کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے باپ نے توحید کا اقرار کر لیا تھا تو تم ان کی طرف سے روزہ رکھو یا صدقہ کرو وہ ان کے لئے نافع ہوگا۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کی تدفین میں جلدی کرو۔ اس کے سرہانے کی طرف سورہ فاتحہ اور پیروں کی طرف سورہ البقرہ کا آخر پڑھو۔ (علامہ حافظ ابن حجرؒ نے بخاری شریف کی شرح میں تحریر کیا ہے کہ یہ حدیث طبرانی نے صحیح (حسن) سند کے ساتھ ذکر کی ہے)۔

☆ صحابہ کرام سے بھی نبی اکرم ﷺ کے مذکورہ فرمان پر عمل کرنا ثابت ہے جیسا کہ امام بیہقیؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے میت کے سرہانے کی طرف سورہ فاتحہ اور پیروں کی طرف سورہ البقرہ کا آخری رکوع پڑھنے کا عمل ذکر کیا ہے۔ مسلم کی مشہور شرح لکھنے والے امام نوویؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (الاذکار)۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ لیس قرآن کریم کا دل ہے، جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کا قرب اور آخرت میں بھلائی حاصل کرنے کی غرض سے اسے پڑھے گا، وہ اس کو حاصل ہوگی۔ اور اس سورہ کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔ (مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، سنن بیہقی، نسائی) محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، علماء کرام کی ایک بڑی جماعت نے اسی اور دیگر

احادیث کی بنیاد پر میت پر قرآن کریم پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے، جبکہ دیگر محدثین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن محدثین کا اصول ہے کہ فضائل کے سلسلہ میں ضعیف حدیث معتبر ہوتی ہے جیسا کہ امام نوویؒ نے جمہور علماء کے قول کو تحریر فرمایا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص حالت نزاع میں ہو اور اس کے پاس سورہ لیس پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر نزاع کی حالت کو آسان فرمادیتا ہے۔ (مسند اللیسی، نیل الاوطار شرح منہجی الاخبار من احادیث سید الاخیار للقاضی الشوکانی)

☆ حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے: اگر کوئی قبرستان میں سورہ لیس پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس قبرستان کے مردوں سے عذاب قبر کو کم کر دیتا ہے۔ شیخ عبد العزیزؒ (صاحب الخلال) نے اس کی تخریج کی ہے۔ اس حدیث کو امام محمد بن عبد الوہابؒ نے اپنی کتاب احکام متنی الموت میں، امام حافظ الزیلعیؒ نے کنز الدقائق کی شرح میں اور امام ابن قدامہ حنبلیؒ نے اپنی کتاب المغنی، کتاب الجنائز میں ذکر کیا ہے۔ امام ابن قدامہ حنبلیؒ نے اپنی اس مشہور کتاب المغنی، کتاب الجنائز میں ایک اور حدیث ذکر فرمائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر سورہ لیس پڑھی تو میت کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

مشہور و معروف محدث حضرت ابو مغیرہؒ کہتے ہیں کہ حضرت صفوانؒ نے فرمایا کہ مشائخ کہا کرتے تھے کہ اگر میت پر سورہ لیس پڑھی جاتی ہے تو اس کی برکت سے اس کے ساتھ تخفیف کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ (مسند احمد) امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت ابو مغیرہؒ سے متعدد احادیث نقل کی ہیں۔ شیخ محبت الدین الطبریؒ اور علامہ الشوکانیؒ نے فرمایا ہے کہ اس سے مرنے کے بعد کسی کی قبر پر سورہ لیس پڑھنا مراد ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا قبرستان پر گزر رہو اور وہ گیارہ مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب مرنے والوں کو بخش دے تو پڑھنے والے کو مردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔ (دارقطنی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قبرستان میں داخل ہو کر سورہ فاتحہ، قل هو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑھے، پھر کہے کہ میں نے جو پڑھا ہے اس کا ثواب ان حضرات کو پہونچایا جو اس قبرستان میں مدفون ہیں تو وہ حضرات کل قیامت کے دن اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاعت کریں گے۔ (دارقطنی)

☆ حضرت عبدالرحمن بن العلاءؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا کہ جب میں انتقال کر جاؤں تو بسم اللہ وعلیٰ سُنَّہ رَسُوْلِ اللہ کہہ کر لحد والی قبر میں دفن کر دینا اور میرے سرہانے سورہ فاتحہ پڑھنا، اس لئے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ (اخرجه الخلال فی الجامع "کتاب القراءة عند القبور")

علامہ حافظ ابن قیمؒ نے اس حدیث کو اپنی کتاب "الروح" میں ذکر کیا ہے، نیز انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ سلف صالحین کی ایک جماعت نے کتابوں میں تحریر کیا ہے کہ انہوں نے وصیت کی کہ دفن کے وقت ان کی قبر پر قرآن کریم پڑھا جائے۔

☆ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں اپنے والدین کی خدمت ان کی زندگی میں تو کرتا رہا، ان کے انتقال کے بعد کیسے خدمت کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھو اور اپنے روزہ

کے ساتھ ان کے لئے بھی روزہ رکھو۔ (دارقطنی)

علامہ حافظ الزیلعیؒ نے اپنی کتاب "شرح کنز الدقائق" میں، امام ابن الہمامؒ نے "فتح القدير" میں اور شیخ محمد العربی بن التبانى المالکیؒ نے اپنی کتاب "اسعاف المسلمین والمسلمات بجواز وصول ثوابہا الی الاموات" میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھو، اپنے روزہ کے ساتھ ان کے لئے بھی روزہ رکھو، اپنے صدقہ کے ساتھ ان کے لئے بھی صدقہ کرو۔ (المصنف للشیخ ابن ابی شیبہ) اور امام محمد بن عبد الوہابؒ نے اس حدیث کو اپنی کتاب "احکام تمنی الموت" میں ذکر کیا ہے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ قبیلہ شعم کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میرے باپ کو فریضہ حج کا حکم ایسی حالت میں پہنچا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھ بھی نہیں سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی طرف سے حج ادا کرو۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد، ترمذی، نسائی)

☆ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ قبیلہ شعم ہی کے ایک مرد کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بوڑھے باپ کے متعلق یہی سوال کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہارے باپ پر قرض ہو اور تم اس کو ادا کر دو تو وہ ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ اس شخص نے کہا جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس اسی طرح تم ان کی طرف سے حج ادا کرو۔ (مسند احمد، نسائی)

☆ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی مگر وہ اس سے پہلے ہی مر گئیں۔ اب کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں پر اگر قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا نہیں کرتی، اسی طرح تم لوگ اللہ کا حق بھی ادا کرو۔ اور اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کے ساتھ کئے ہوئے عہد پورے کئے جائیں۔ (بخاری، نسائی)

☆ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا: میری ماں نے روزہ کی نذر مانی تھی اور وہ پوری کئے بغیر مر گئیں، تو کیا میں ان کی طرف سے روزہ رکھ سکتی ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی طرف سے روزہ رکھ لو۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد، نسائی)

حضرت بریدہؓ کی ایک روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور اکرم ﷺ سے اپنی ماں کے متعلق پوچھا کہ ان کے ذمہ ایک مہینے (یا دوسری روایت کے مطابق دو مہینے) کے روزے تھے، کیا میں یہ روزے ادا کر دوں؟ آپ نے ان کو اس کی اجازت دی۔ (مسلم، مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ عَنْهُ وَلِيُّهُ جو شخص انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ کچھ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزہ رکھ لے۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد)

﴿وضاحت﴾: ان احادیث میں دوسروں کی طرف سے نماز اور روزہ رکھنے کا جو ذکر آیا ہے، ان سے نفلی یا نذر کی نماز اور روزہ مراد ہیں،

کیونکہ دیگر احادیث میں فرض نماز یا رمضان کے روزہ کے متعلق واضح حکم موجود ہے کہ وہ دوسروں کی طرف سے ادا نہیں کئے جاسکتے ہیں بلکہ اس کے لئے فدیہ ہی ادا کرنا ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھر والوں کے میت پر (بلند آواز کے ساتھ) رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)
جن علماء وفقہاء کی رائے میں قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا ہے، وہ عموماً مندرجہ ذیل ۲ دلائل پیش کرتے ہیں:

☆ **الَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ. وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ** کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ آدمی کو وہی ملتا ہے جو اس نے کمایا۔ (سورہ النجم ۳۸ - ۳۹)

اگر اس آیت کے عموم سے قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو نہیں پہنچ سکتا ہے تو پھر ایصالِ ثواب، قربانی اور حج بدل وغیرہ کرنا سب ناجائز ہو جائیں گے، بلکہ دوسرے کے حق میں دعائے استغفار حتیٰ کہ نماز جنازہ بھی بے معنی ہو جائے گی، کیونکہ یہ اعمال بھی اُس شخص کا اپنا عمل نہیں ہے جس کے حق میں دعا کی جارہی ہے۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ عمومی طور پر ہر شخص اپنے ہی عمل کی جزایا سزا پائے گا۔ لیکن باپ یا بیوی یا کسی قریبی رشتہ دار کے انتقال کے بعد اگر کوئی شخص ان کی جنازہ کی نماز پڑھتا ہے یا ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے یا ان کی طرف سے حج یا عمرہ کرتا ہے یا قربانی کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی تلاوت کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبول فرما کر میت کو اس کا ثواب عطا فرمائے گا ان شاء اللہ، خواہ میت گناہ گار ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے میت کو ثواب نہیں ملا تو ان شاء اللہ ان اعمال کو کرنے والے کی طرف اس کا اجر پلٹ کر آئے گا، جس طرح منی آرڈر اگر پانے والے کو نہیں ملتا ہے تو بھیجنے والے کو واپس مل جاتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے انتقال کے بعد اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل: صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور نیک لڑکے کی دعا جو وہ اپنے والد کے لئے کرے۔ (ابن ماجہ، ابن خزمہ)

آپ ﷺ کا یہ ارشاد صرف ان مذکورہ تین اعمال کی خاص اہمیت کو بتلانے کے لئے ہے۔ اگر اس حدیث کو عام رکھا جائے تو بیٹے کی ماں کے لئے یا بھائی کی بہن کے لئے یا کسی شخص کی اپنے متعلقین اور رشتہ داروں کے لئے دعا، استغفار اور جنازہ کی نماز سب بے معنی ہو جائیں گی۔ رسول اکرم ﷺ کے ارشادات میں اس طرح کی متعدد مثالیں ملتی ہیں، جیسے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز فجر اور عصر کی پابندی کر لی تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (بخاری، مسلم) اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم صرف ان دو وقت کی نماز کی پابندی کر لیں، باقی جو چاہیں کریں، ہمارا جنت میں داخلہ یقینی ہے۔ نہیں، ہرگز ایسا نہیں ہے، بلکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ان دو نمازوں کی خاص اہمیت کو بتلانے کے لئے ہے کیونکہ جو ان دو نمازوں کی پابندی کرے گا وہ ضرور دیگر نمازوں کا اہتمام کرنے والا ہوگا، اور نمازوں کا واقعی اہتمام کرنے والا دیگر ارکان کی ادائیگی کرنے والا بھی ہوگا، ان شاء اللہ۔ اسی طرح اس حدیث میں ان تین اعمال کی صرف اہمیت بتلائی گئی ہے۔

خلاصہ کلام: جیسا کہ ابتداء میں تحریر کیا گیا ہے کہ شریعت اسلامیہ کا واضح حکم موجود ہونے کی وجہ سے روزمرہ کے ۸۰ فیصد پریکٹیکل مسائل میں امت مسلمہ متفق ہے، جس میں کسی طرح کا کوئی اشکال ہی نہیں ہے۔ البتہ بعض مندرجہ بالا اسباب کی وجہ سے روزمرہ کے ۲۰ فیصد پریکٹیکل مسائل میں زمانہ قدیم سے اختلاف چلا آ رہا ہے، جن کا نہ آج تک کوئی حل ہوا ہے اور نہ ہی حل کی بظاہر کوئی خاص امید ہے، اور نہ ہی

ہمیں ان مختلف فیہ مسائل کو حل کرنے کا مکلف بنایا گیا ہے۔ اس کا حل کل قیامت کے روز ہی ہوگا جیسا کہ سعودی عرب کے مشہور عالم دین شیخ ڈاکٹر عائض القرنی نے ہندوستان کے حالیہ سفر کے دوران اپنی تقریر کے دوران فرمایا تھا۔

لہذا ہمیں اختیار ہے کہ ہم جن علماء کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں یا جن سے قرآن وحدیث کا علم حاصل کرتے ہیں، انہی علماء کی سرپرستی میں ان ۲۰ فیصد مسائل پر دوسری رائے کا احترام کرتے ہوئے عمل کریں، الّا یہ کہ دوسری رائے شریعت اسلامیہ کے واضح احکامات کے خلاف ہو۔

انہی مختلف فیہ مسائل میں قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچنے کا مسئلہ ہے۔ علماء وفقہاء کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ جبکہ دوسری جماعت کی رائے ہے کہ حج، زکاۃ، قربانی اور صدقات کی طرح قرآن کریم پڑھنے کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے، ان علماء وفقہاء میں سے حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں۔ حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ کے بعض اصحاب کی رائے بھی یہی ہے کہ میت کو قرآن کریم پڑھنے کا ثواب پہنچتا ہے، جیسا کہ امام نوویؒ نے اپنی کتاب الاذکار اور امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب شرح الصدور میں تحریر فرمایا ہے۔ امام حافظ قاضی القضاۃ تقی الدین السبکی الشافعیؒ نے اپنی کتاب "قضاء الارب فی اسئله حلب" میں قرآن کریم پڑھنے کے ثواب کو میت کے لئے ہبہ کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی قرآن کریم پڑھنے کے ثواب کو میت کے لئے ہبہ کرنے کو جائز قرار دیا ہے (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، ج ۲۴)۔ امام احمد بن حنبلؒ کے شاگرد امام ابوبکر المروزیؒ نے کہا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ سے سنا ہے کہ جب تم قبرستان میں داخل ہو تو آیت الکرسی، پھر تین مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھو۔ اس کے بعد کہو کہ یا اللہ اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچا۔ (المقصد الارشاد فی ذکر اصحاب الامام احمد)۔ سعودی عرب کی مجلس قضاء اعلیٰ کے سابق صدر شیخ عبداللہ بن محمد بن حمیدؒ نے اس موضوع پر ۱۶ صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ تحریر فرمایا ہے جس میں علماء کے اقوال دلائل کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں کہ اکثر علماء کی رائے یہی ہے کہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچایا جاسکتا ہے۔

کیونکہ احادیث سے مالی اور مالی و بدنی مرکب عبادات میں نیابت کا واضح ثبوت ملتا ہے، جس پر ساری امت مسلمہ متفق ہے۔ رہی خالص بدنی عبادت تو متعدد احادیث سے اس میں بھی نیابت کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ نیکیوں کی بعض اقسام کو مستثنیٰ کرنے کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ نیز قرآن وحدیث میں کسی بھی جگہ قرآن کریم کی تلاوت کر کے میت کو اس کا ثواب پہنچانے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ نیز آدمی جس طرح مزدوری کر کے مالک سے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کی اجرت میرے بجائے فلاں شخص کو دے دو، اسی طرح وہ کوئی نیک عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کر سکتا ہے کہ اس کا اجر میری طرف سے فلاں شخص کو عطا کر دیا جائے۔ لہذا ہمیں قرآن کریم کی تلاوت کر کے اپنے مُردوں کو اس کا ثواب پہنچانا چاہئے، لیکن اس کے لئے کسی وقت کی تعیین کرنا غلط ہے، بلکہ جب بھی موقع ملے اور جتنی توفیق ہو، قرآن کریم کی تلاوت فرمائیں اور میت کو اس کا ثواب پہنچائیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔